ادبیات

مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

بے حس وخاموش ہے یہ عالمِ اسلام آہ

چیچنیا میں مسلموں کا آج قتل عام آہ　　بے حس و خاموش ہے یہ عالم اسلام آہ
بُسنیا و کوسوو کا حادثہ تازہ ہی تھا　　اک نئی افتاد لائی گردش ایام آہ
ہر مسلمان کے لئے ہے ڈوب مرنے کا مقام　　روح فرسا کس قدر یہ دورِ نافرجام آہ
بے سہارا بے گناہوں بے بسوں کے قافلے　　رو رہی ہے جن پہ چشم چرخِ نیلی فام آہ
اک تماشہ گاہ عالم ہیں یہ مسلم حکمراں　　مسلم خوابیدہ ہے گرویدہؑ اصنام آہ
غیرت ملّی سے واللہ اب تہی دستاں ہیں یہ　　حکمرانوں سے گلہ کیا ہو اسی ہنگام آہ
مردِ میداں کوئی بھی ان میں نہیں ہے الاماں　　ہیں زمانے میں خدایا چارسو ناکام آہ
عظمت اسلام کا یارب تماشہ پھر دکھا　　غیرت ملی زمانے میں ہے اب نیلام آہ
اب ضرورت اک صلاح الدین ایوبی کی ہے　　گریہ زن ہے مسجد اقصیٰ بصبح و شام آہ
پھر کوئی محمود یارب خاکِ غزنی سے اٹھا　　سومناتیوں کی زد میں حرمتِ اسلام آہ
چیچنیا و گروزنی پر روس کی یلغار دیکھ　　ان کی گردن پر ستم کی تیغِ خون آشام آہ
ماسکو کواب زمانے سے مٹانا فرض ہے　　امتِ خیر البشرؐ پر یہ تو فانی قرض ہے